ختم نبوت

عقیدہ ختم نبوت کی تعریف

اسلام کی بنیاد توحید اور آخرت کے علاوہ جس اساسی عقیدے پر ہے، وہ یہ ہے کہ نبی آخر الزمان حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ پر نبوت اور رسالت کے مقدس سلسلے کی تکمیل ہوگئی اور آپ ﷺ کے بعد کوئی بھی شخص کسی بھی قسم کا نبی نہیں بن سکتا اور نہ آپ ﷺ کے بعد کسی پر وحی آسکتی ہے اور نہ ایسا الہام جو دین میں حجت ہو۔ اسلام کا یہی عقیدہ ''ختم نبوت'' کے نام سے معروف ہے اور سرکار دو عالم ﷺ کے وقت سے لے کر آج تک پوری امت مسلمہ کسی ادنی اختلاف کے بغیر اس عقیدے کو جزوِ ایمان قرار دیتی آئی ہے۔

عقیدہ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت

ختم نبوت کا عقیدہ ان اجماعی عقائد میں سے ہے، جو اسلام کے اصول اور ضروریات دین میں شمار کئے گئے ہیں، اور عہد نبوت سے لے کر اس وقت تک ہر مسلمان اس پر ایمان رکھتا آیا ہے کہ آنحضرت ﷺ بلا کسی تاویل اور تخصیص کے خاتم النبیین ہیں۔ قرآن مجید کی ایک سو آیات کریمہ، رحمت عالم ﷺ کی احادیث متواترہ (دو سو دس احادیث مبارکہ) سے یہ مسئلہ ثابت ہے۔ آنحضرت ﷺ کی امت کا سب سے پہلا اجماع اسی مسئلہ پر منعقد ہوا کہ مدعی نبوت کو قتل کیا جائے۔ آنحضرت ﷺ کے زمانہ حیات میں اسلام کے تحفظ و دفاع کے لئے جتنی جنگیں لڑی گئیں، ان میں شہید ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کل تعداد 259 ہے اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ و دفاع کے

لئے اسلام کی تاریخ میں پہلی جنگ جو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں مسیلمہ کذاب کے خلاف یمامہ کے میدان میں لڑی گئی، اس ایک جنگ میں شہید ہونے والے صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمہم اللہ کی تعداد بارہ سو ہے جن میں سے سات سو قرآن مجید کے حافظ اور عالم تھے۔ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کی کل کمائی اور گراں قدر اثاثہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہیں، جن کی بڑی تعداد اس عقیدہ کے تحفظ کے لئے جام شہادت نوش کر گئی۔

اسلام کی باقی تمام جنگوں میں کفار کی عورتوں، بچوں، باغات اور فصلوں وغیرہ کو نقصان نہیں پہنچایا گیا لیکن حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس جنگ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ ان مرتدین کی عورتوں، بچوں، باغات اور فصلوں کو بھی ختم کر دیا جائے۔ اس سے ختم نبوت کے عقیدہ کی عظمت کا اندازہ ہو سکتا ہے۔

حضرت حبیب بن زید انصاری رضی اللہ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یمامہ کے قبیلہ بنو حنیفہ کے مسیلمہ کذاب کی طرف بھیجا، مسیلمہ کذاب نے حضرت حبیب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا تم گواہی دیتے ہو کہ محمد اللہ کے رسول ہیں؟ حضرت حبیب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں، مسیلمہ نے کہا کہ کیا تم اس بات کی گواہی دیتے ہو کہ میں (مسیلمہ) بھی اللہ کا رسول ہوں؟ حضرت حبیب رضی اللہ عنہ نے جواب میں فرمایا کہ میں بہرا ہوں تیری یہ بات نہیں سن سکتا، مسیلمہ بار بار سوال کرتا رہا، وہ یہی جواب دیتے رہے اور مسیلمہ ان کا ایک ایک عضو کاٹتا رہا حتی کہ حبیب رضی اللہ عنہ بن زید کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ان کو شہید کر دیا گیا۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم مسئلہ ختم نبوت کی عظمت واہمیت سے کس طرح والہانہ تعلق رکھتے تھے۔

اب حضرات تابعین رحمہم اللہ میں سے ایک تابعی رحمہ اللہ کا واقعہ بھی ملاحظہ ہو:

''حضرت ابو مسلم خولانی رضی اللہ عنہ جن کا نام عبداللہ بن ثوب رضی اللہ عنہ ہے اور یہ امت محمدیہ (علی صاحبہا السلام) کے وہ جلیل القدر بزرگ ہیں جن کے لئے اللہ تعالیٰ نے آگ کو اسی طرح بے اثر فرما دیا جیسے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے لئے آتش نمرود کو گلزار بنا دیا تھا۔ یہ یمن میں پیدا ہوئے تھے اور سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک ہی میں اسلام لا چکے تھے لیکن سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضری کا موقع نہیں ملا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ کے آخری دور میں یمن میں نبوت کا جھوٹا دعویدار اسود عنسی پیدا ہوا۔ جو لوگوں کو اپنی جھوٹی نبوت پر ایمان لانے کے لئے مجبور کیا کرتا تھا۔ اسی دوران اس نے حضرت ابو مسلم خولانی رضی اللہ عنہ کو پیغام بھیج کر اپنے پاس بلایا اور اپنی نبوت پر ایمان لانے کی دعوت دی، حضرت ابو مسلم رضی اللہ عنہ نے انکار کیا پھر اس نے پوچھا کہ کیا تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان رکھتے

ہو؟ حضرت ابو مسلم رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہاں، اس پر اسود عنسی نے ایک خوفناک آگ دہکائی اور حضرت ابو مسلم رضی اللہ عنہ کو اس آگ میں ڈال دیا، لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے آگ کو بے اثر فرما دیا، اور وہ اس سے صحیح سلامت نکل آئے۔ یہ واقعہ اتنا عجیب تھا کہ اسود عنسی اور اس کے رفقاء پر ہیبت سی طاری ہوگئی اور اسود کے ساتھیوں نے اسے مشورہ دیا کہ ان کو جلاوطن کر دو، ورنہ خطرہ ہے کہ ان کی وجہ سے تمہارے پیروؤں کے ایمان میں تزلزل آجائے، چنانچہ انہیں یمن سے جلاوطن کر دیا گیا۔ یمن سے نکل کر مدینہ منورہ تشریف لے آئے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب ان سے ملے تو فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے موت سے پہلے امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس شخص کی زیارت کرا دی جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام جیسا معاملہ فرمایا تھا۔"

عقیدہ ختم نبوت اور قرآن عزیز

﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ۗ وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا﴾ (سورۂ احزاب:40)

"محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) تمہارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں لیکن اللہ کے رسول ہیں اور سب نبیوں کے ختم پر ہے اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کو خوب جانتا ہے۔

تمام مفسرین کا اس پر اتفاق ہے کہ خاتم النبیین کے معنی یہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی کو منصب نبوت پر فائز نہیں کیا جائیگا۔ خاتم النبیین کی نبوی تفسیر حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ" میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی کسی قسم کا نبی نہیں۔" (ابوداؤد، ترمذی)

اس حدیث شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لفظ" خاتم النبیین" کی تفسیر" لا نبی بعدی" کے ساتھ خود فرما دی ہے۔ اسی لئے حافظ ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اپنی تفسیر میں اس آیت کے تحت چند احادیث نقل کرنے کے بعد آٹھ سطر پر مشتمل ایک نہایت ایمان افروز ارشاد فرماتے ہیں۔ چند جملے آپ بھی پڑھ لیجئے:

"اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنی کتاب میں اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حدیث متواتر کے ذریعہ خبر دی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا تاکہ لوگوں کو معلوم رہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد جس نے بھی اس مقام (یعنی نبوت) کا

دعویٰ کیا وہ بہت جھوٹا' بہت بڑا افترا پرداز' بڑا ہی مکار اور فریبی' خود گمراہ اور دوسروں کو گمراہ کرنے والا ہوگا' اگرچہ وہ خوارق عادات اور شعبدہ بازی دکھائے اور مختلف قسم کے جادو اور طلسماتی کرشموں کا مظاہرہ کرے۔" (تفسیر ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ جلد 3 صفحہ 494)

خاتم النبیین کی تفسیر اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم حضرات صحابہ کرام رضی اللہ عنہم و تابعین رحمہم اللہ کا مسئلہ ختم نبوت سے متعلق موقف کیلئے یہاں پر صرف دو صحابہ رضی اللہ عنہم کی آراء مبارکہ درج کی جاتی ہیں۔

حضرت قتادہ رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ انہوں نے آیت کی تفسیر میں فرمایا "اور لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول اور خاتم النبیین یعنی آخر النبیین ہیں۔" (ابن جریر صفحہ 16 جلد 22)

حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ سے آیت خاتم النبیین کے بارہ میں یہ تفسیر نقل کی گئی ہے کہ

"اللہ تعالیٰ نے تمام انبیاءؑ کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم کر دیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان رسولوں میں سے جو اللہ کی طرف سے مبعوث ہوئے آخری ٹھہرے۔" (درِ منثور صفحہ 204 جلد 5)

کیا اس جیسی صراحتوں کے بعد بھی کسی شک یا تاویل کی گنجائش ہے؟ اور بروزی یا ظلی کی تاویل چل سکتی ہے؟

عقیدہ ختم نبوت اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

حدیث 1

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میری اور مجھ سے پہلے انبیاءؑ کی مثال ایسی ہے کہ ایک شخص نے بہت ہی حسین و جمیل محل بنایا مگر اس کے کسی کونے میں ایک اینٹ کی جگہ چھوڑ دی، لوگ اس کے گرد گھومنے اور اس پر عش عش کرنے لگے اور یہ کہنے لگے کہ یہ ایک اینٹ کیوں نہ لگا دی گئی؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں وہی (کونے کی آخری) اینٹ ہوں اور میں نبیوں کو ختم کرنے والا ہوں۔"

(صحیح بخاری کتاب صفحہ 501 جلد 1، صحیح مسلم صفحہ 248 جلد 2)

حدیث 2

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے چھ چیزوں میں انبیاءؑ کرام علیہم السلام پر فضیلت دی گئی ہے:

1 مجھے جامع کلمات عطا کئے گئے 2 رعب کے ساتھ میری مدد کی گئی 3 مال غنیمت میرے لئے حلال کر دیا گیا ہے 4 روئے زمین کو میرے لئے مسجد اور پاک کرنے والی چیز بنا دیا گیا ہے 5 مجھے تمام مخلوق کی طرف مبعوث کیا گیا ہے 6 اور مجھ پر نبیوں کا سلسلہ ختم کر دیا گیا ہے۔" (صحیح مسلم صفحہ 199 جلد 1، مشکوٰۃ صفحہ 512)

اس مضمون کی ایک حدیث صحیحین میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے بھی مروی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں، اس کے آخر میں ہے:

"وکان النبی یبعث الی قومه خاصة و بعثت الی الناس عامة۔" (مشکوٰۃ صفحہ 512)

"پہلے انبیاؑ کو خاص ان کی قوم کی طرف مبعوث کیا جاتا تھا اور مجھے تمام انسانوں کی طرف مبعوث کیا گیا۔"

حدیث 3

"سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم مجھ سے وہی نسبت رکھتے ہو جو ہارون کو موسیٰ (علیہما السلام) سے تھی، مگر میرے بعد کوئی نبی نہیں۔" (بخاری صفحہ 633 جلد 2)

اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ: "میرے بعد نبوت نہیں۔" (صحیح مسلم صفحہ 278 جلد 2)

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ یہ حدیث متواتر ہے۔

حدیث 4

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کرتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ بنی اسرائیل کی قیادت خود ان کے انبیاؑ کیا کرتے تھے، جب کسی نبی کی وفات ہوتی تھی تو اس کی جگہ دوسرا نبی آتا تھا لیکن میرے بعد کوئی نبی نہیں، البتہ خلفاء ہوں گے اور بہت ہوں گے۔"

(صحیح بخاری صفحہ 491 جلد 1، صحیح مسلم صفحہ 126 جلد 2، مسند احمد صفحہ 297 جلد 2)

حدیث 5

"حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے، ہر ایک یہی کہے گا کہ میں نبی ہوں حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں، میرے بعد کوئی کسی قسم کا کوئی نبی نہیں۔"

(ابوداؤد صفحہ 127 جلد 2، ترمذی صفحہ 45 جلد 2)

حدیث 6

"حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ رسالت و نبوت ختم

ہو چکی ہے، پس میرے بعد نہ کوئی رسول ہے اور نہ نبی۔" (ترمذی صفحہ 51 جلد 2، مسند احمد صفحہ 267 جلد 3)

حدیث 7

"حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ہم سب کے بعد آئے اور قیامت کے دن سب سے آگے ہوں گے، صرف اتنا ہوا کہ ان کو کتاب ہم سے پہلے دی گئی۔" (صحیح بخاری صفحہ 120 جلد 1، صحیح مسلم صفحہ 282 جلد 1)

حدیث 8

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ہوتے۔ (ترمذی صفحہ 209 جلد 2)

حدیث 9

"حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے خود سنا ہے کہ میرے چند نام ہیں: میں محمد ہوں، میں احمد ہوں، میں ماحی (مٹانے والا) ہوں کہ میرے ذریعے اللہ تعالیٰ کفر کو مٹائیں گے اور میں حاشر (جمع کرنے والا) ہوں کہ لوگ میرے قدموں پر اٹھائے جائیں گے اور میں عاقب (سب کے بعد آنے والا) ہوں کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔" (متفق علیہ، مشکوۃ صفحہ 515)

حدیث 10

متعدد احادیث میں یہ مضمون آیا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے انگشت شہادت اور درمیانی انگلی کی طرف اشارہ کر کے فرمایا: "بعثت أنا والساعة كهاتين" مجھے اور قیامت کو ان دو انگلیوں کی طرح بھیجا گیا ہے۔
(مسلم صفحہ 406 جلد 2)

عقیدہ ختم نبوت اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا اجماع

اسلامی تاریخ میں یہ بات حد تواتر کو پہنچ چکی ہے کہ مسیلمہ کذاب نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی موجودگی میں نبوت کا دعوی کیا اور ایک بڑی جماعت نے اس کے دعوی نبوت کو تسلیم بھی کر لیا۔ ایک دفعہ مسیلمہ کذاب کا ایلچی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے مسیلمہ کذاب کے دعوی کے بارے میں پوچھا تو ایلچی نے کہا کہ میں مسیلمہ کذاب کو اسکے تمام دعووں میں سچا سمجھتا ہوں۔ تو جواب میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تو ایلچی نہ ہوتا تو میں تمہیں قتل

کروادیتا۔ کچھ عرصے بعد ایک صحابی نے اس مسیلمہ کذاب کے ایلچی کو ایک مسجد میں دیکھا تو اس کو قتل کروادیا۔ حدیث کے الفاظ اور ترجمہ ملاحظہ فرمائیں۔

﴿عَنْ أَبِيهِ نُعَيْمٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ لَهُمَا حِينَ قَرَأَ كِتَابَ مُسَيْلِمَةَ: مَا تَقُولَانِ أَنْتُمَا؟ قَالَا: نَقُولُ كَمَا قَالَ. قَالَ: أَمَا وَاللَّهِ لَوْلَا أَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ أَعْنَاقَكُمَا.﴾

میں نے رسول اللہ ﷺ کو جس وقت آپ نے مسیلمہ کا خط پڑھا اس کے دونوں ایلچیوں سے کہتے سنا: تم دونوں مسیلمہ کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ ان دونوں نے کہا: ہم وہی کہتے ہیں جو مسیلمہ نے کہا ہے، (یعنی اس کی تصدیق کرتے ہیں) آپ ﷺ نے فرمایا: اگر یہ نہ ہوتا کہ سفیر قتل نہ کئے جائیں تو میں تم دونوں کی گردن مار دیتا۔

(ابوداؤد شریف حدیث نمبر 2761 باب فی الرسل)

مسیلمہ کذاب کے ایلچی کو عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے قتل کروایا۔ یہ واقعہ درج ذیل روایت میں ہے۔

"حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ كَثِيرٍ، أَخْبَرَنَا سُفْيَانُ، عَنْ أَبِي إِسْحَاقَ، عَنْ حَارِثَةَ بْنِ مُضَرِّبٍ، أَنَّهُ أَتَى عَبْدَ اللَّهِ، فَقَالَ: مَا بَيْنِي وَبَيْنَ أَحَدٍ مِنَ الْعَرَبِ حِنَةٌ، وَإِنِّي مَرَرْتُ بِمَسْجِدٍ لِبَنِي حَنِيفَةَ فَإِذَا هُمْ يُؤْمِنُونَ بِمُسَيْلِمَةَ، فَأَرْسَلَ إِلَيْهِمْ عَبْدُ اللَّهِ فَجِيءَ بِهِمْ فَاسْتَتَابَهُمْ غَيْرَ ابْنِ النَّوَّاحَةِ، قَالَ لَهُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: لَوْلَا أَنَّكَ رَسُولٌ لَضَرَبْتُ عُنُقَكَ فَأَنْتَ الْيَوْمَ لَسْتَ بِرَسُولٍ، فَأَمَرَ قَرَظَةَ بْنَ كَعْبٍ فَضَرَبَ عُنُقَهُ فِي السُّوقِ، ثُمَّ قَالَ: مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى ابْنِ النَّوَّاحَةِ قَتِيلًا بِالسُّوقِ"

انہوں نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آکر کہا: میرے اور کسی عرب کے بیچ کوئی عداوت و دشمنی نہیں ہے، میں قبیلہ بنو حنیفہ کی ایک مسجد سے گزرا تو لوگوں کو دیکھا کہ وہ مسیلمہ پر ایمان لے آئے ہیں، یہ سن کر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے ان لوگوں کو بلا بھیجا، وہ ان کے پاس لائے گئے تو انہوں نے ابن نواحہ کے علاوہ سب سے توبہ کرنے کو کہا، اور ابن نواحہ سے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے: اگر تو ایلچی نہ ہوتا تو میں تیری گردن مار دیتا آج تو ایلچی نہیں ہے۔ پھر انہوں نے قرظہ بن کعب کو حکم دیا تو انہوں نے بازار میں اس کی گردن مار دی، اس کے بعد عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: جو شخص ابن نواحہ کو دیکھنا چاہے وہ بازار میں جا کر دیکھ لے وہ مرا پڑا ہے"

(ابوداؤد شریف حدیث نمبر 2762 باب فی الرسل)

جب حضور ﷺ کی وفات ہوئی تو اس کے بعد بہت سے فتنوں نے سر اٹھایا جن میں منکرین زکوۃ کا فتنہ بھی تھا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے منکرین زکوۃ کے خلاف بھی جہاد کیا لیکن جہاد کرنے سے پہلے اس پر بحث و مباحثہ بھی ہوا کہ منکرین زکوۃ کے خلاف جہاد کیا جائے یا جہاد نہ کیا جائے۔ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم متفق ہو گئے تو پھر منکرین زکوۃ کے خلاف جہاد ہوا۔ لیکن جب مسیلمہ کذاب کے خلاف حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جہاد کا حکم دیا تو کسی ایک صحابی نے یہ نہیں کہا کہ وہ کلمہ گو ہے اس کے خلاف جہاد نہیں ہونا چاہیے۔ بلکہ تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے مسیلمہ کذاب اور اس کے پیروکاروں کو کفار سمجھ کر کفار کی طرح ان سے جہاد کیا۔

اور مسیلمہ کذاب کو قتل کرنے کی وجہ صرف اس کا دعویٰ نبوت تھا کیونکہ ابن خلدون کے مطابق صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو اس کی دوسری گھناونی حرکات کا علم اس کے مرنے کے بعد ہوا۔ اور یہی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا عقیدہ ختم نبوت پر اجماع ہے۔

ختم نبوت اور پاکستان 7 ستمبر 1974ء پاکستان کی تاریخ کا وہ عظیم تاریخی دن تھا جس روز آئین میں عقیدہ ختم نبوت ﷺ کو اس کی مکمل روح کے مطابق نافذ کر دیا گیا اور اللہ کو ایک ماننے کے ساتھ ساتھ حضور ﷺ کو آخری نبی ماننے والے کو ہی صرف مسلمان تصور کیے جانے کا قانون متفقہ طور پر منظور ہوا جس کا سہرہ اس وقت کی مذہبی قیادت کے ساتھ ساتھ سیاسی رہنماؤں کے سر ہے۔ ملکی تاریخ میں قانون سازی میں سب سے اہم اور تاریخی کارنامہ ہوا۔

مسلمان ہونے کے لئے اللہ کو ایک ماننا اور حضور ﷺ کو آخری نبی ماننا ضروری ہے اس کے علاوہ کوئی بھی دائرہ اسلام میں داخل نہیں ہوسکتا اور یہی ہمارے وطن عزیز کے قانون میں بھی درج ہے۔ اس قانون کی منظوری سے قادیانی غیر مسلم قرار پائے۔ ختم نبوت ﷺ کے قانون کا تحفظ بطور مسلمان ہر ایک شخص پر فرض ہے اور اس کے لئے کسی عہدے' لالچ' سمجھوتے یا ہیر پھیر کی کسی بھی طرح اسلام میں گنجائش نہیں کیونکہ پاکستان اسلام کے نام پر قائم ہوا جس کی بنیاد ہی یہی ہے کہ ''پاکستان کا مطلب کیا' لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ''۔

مشق سبق نمبر 29

سوال نمبر 1 ذیل میں دیئے گئے سوالات کے مختصر جواب تحریر کیجئے۔

1. ختم نبوت کا عقیدہ کب سے ہے؟

....

....

2. ختم نبوت اور اس کا مفہوم اور حقیقت کیا ہے؟

....

....

3. قرآن پاک کی کس آیت سے عقیدہ ختم نبوت ثابت ہوتا ہے؟

....

....

4. کوئی سی تین احادیث عقیدہ ختم نبوت کی بیان کیجئے؟

....

....

5. مسیلمہ کذاب کو کیوں قتل کیا گیا تھا؟

....

....

6. پاکستان میں ختم نبوت کا قانون کب نافذ کیا گیا؟

....

....

سوال نمبر 2 درج ذیل جوابات میں درست جواب کے سامنے ✓ کا نشان لگائیے۔

1. اسلام کی بنیاد توحید اور آخرت کے علاوہ جس عقیدے پر ہے

☐ یقینی ☐ اساسی ☐ نظریاتی ☐ معاشرتی

2. ان میں شہید ہونے والے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی کل تعداد ہے

☐ 250 ☐ 260 ☐ 259 ☐ 251

3. حضرت ابو مسلم خولانی رحمۃ اللہ علیہ جن کا نام ہے

☐ عبداللہ بن عباس ☐ عبداللہ بن زبیر ☐ عبداللہ بن مسعود ☐ عبداللہ بن ثوب

4. جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام جیسا معاملہ فرمایا تھا

☐ اسماعیل ☐ یعقوب ☐ ابراہیم ☐ یوسف

5. اور کی تاویل چل سکتی ہے؟

☐ ظلی ☐ بروزی ☐ بروزی یا ظلی ☐ متنبی

6. حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ یہ حدیث ہے۔

☐ صحیح ☐ متواتر ☐ حسن ☐ شاذ

7. کہ آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ہر طرح کی نبوت و رسالت ہے

☐ شروع ☐ ختم ☐ جاری ☐ ناپید

سوال نمبر 3 کالم ملائیے

پہلا کالم	دوسرا کالم
اسلام کا یہی عقیدہ	آگ کو بے اثر فرما دیا
جن کی بڑی تعداد اس عقیدہ کے تحفظ کے لئے	البتہ خلفاء ہوں گے
آپ ﷺ نے فرمایا: میں وہی	''ختم نبوت'' کے نام سے معروف ہے
اللہ تعالیٰ نے ان کے لئے	جام شہادت نوش کرگئی۔
روئے زمین کو میرے لئے مسجد	(کونے کی آخری) اینٹ ہوں
میرے بعد کوئی نبی نہیں،	اور پاک کرنے والی چیز بنادیا گیا ہے

سوال نمبر 4 خالی جگہ پُر کیجیے۔

1. نہ آپ ﷺ کے بعد کسی پر.......... آسکتی ہے
2. مسیلمہ کذاب کے خلاف.......... کے میدان میں لڑی گئی
3. مسیلمہ ان کا ایک ایک عضو.......... رہا
4. "محمد (ﷺ) تمہارے مردوں میں سے کسی کے.......... نہیں ہیں
5. کہ ایک شخص نے بہت ہی.......... محل بنایا
6. اور مجھے تمام انسانوں کی طرف.......... کیا گیا۔"